رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷ ۹۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر

قیمت سالانہ [illegible]

اخبار الحکم

پہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر ۲۲ | دار الامان قادیان ۱۹ صفر المظفر ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۷ جون سنہ ۱۹۰۰ء | جلد ۴

ایک شیعہ صاحب کے نام خط

جو حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی مدفیضہ نے لکھا۔

و علیکم السلام۔ میں ناراض اور غصہ کیوں ہونے لگا۔ کبھی سنا ہے کہ بامراد اور کامیاب بھی ناز غضب و تاسف کی پٹ محسوس کیا کرتے ہیں۔ ہم تو وہ جماعت ہیں جن کے لئے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کا پروانہ اترا پھر ہم ناراض کیسے ہوں۔ ہم ابوبکری گروہ جو خدا کی کلام کے وعدہ اور خدا کے فعل کے موافق صحیح معنوں میں مظفر و منصور ہوئے۔ اور ہمارے اعدا نامرادی اور ناکامی کی جگر گداز بھٹی میں صدیوں سے جلتے چلے آتے ہیں۔ ہم بفضل خدا دو بہشتیں اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ اور حقیقۃً لاخوف علیہم و لاہم یحزنون کے مصداق ہم ہیں۔ میرے دوست! دنیا میں دو ہی بڑی خوشیاں ہیں اور خدا تعالیٰ کی لا تبدیل کلام سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ خدا کی طرف سے کامیابی اور نصرت عطا ہو اور دوست شادکام اور خوشحال ہوں۔ دوسرے یہ کہ دشمن آنکھوں کے سامنے مخذول اور پامال ہوں۔ سو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ برکت صدیقی جماعت کے حصے میں ہی آئی ہے۔ جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم اور جن معنوں میں منصور اور کامیاب ہوئے اسی طرح اور ان معنوں میں حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ بلا فصل کامیاب ہوئے اور اب بھی ہم مسیح موعود علیہ السلام میں ہوکر ان ہی معنوں میں

براھین احمدیہ

چار جلد کامل

یہ وہ نادر اور بے نظیر کتاب ہے جس میں قرآن شریف کے کلام الٰہی ہونے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور رسالت کے ثبوت میں تین سو زبردست دلائل قاطع دی گئی ہیں اور اسلام کو بمقابلہ جمیع مذاہب کے اعلیٰ و افضل کیا گیا ہے اثبات رسالت آنحضرت میں آجتک کوئی کتاب ایسی تصنیف نہیں ہوئی موافق و مخالف اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں اس کی پہلے قیمت پچیس روپے تھے اور بوجہ نایابی کے دنیا اس کی زیارت کو ترس رہی تھی۔ ہم نے بڑی کوشش اور جانفشانی سے اس کتاب کو زیور انطباع بار ثانی پہنایا ہے ناظرین یہ موقع ہاتھ سے نہ کھوئیں نہایت جلد خرید فرمائیں کاغذ موٹا چھاپہ نفیس خوشخط خوشنما قیمت نہایت ہی کم صرف ستے ؏

المشتہر

کریم بخش مالک مطبع مفید عام پریس سیالکوٹ

افسوس

سخت افسوس کی بات ہے کہ ہندوستان میں آریہ اور عیسائیوں کیطرف سے کئی رسالے اور اخبار ہفتہ وار اور ماہوار چھپتے ہیں جنمیں دین و دنیا کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت اسقدر بدزبانیاں اور گالیاں دی جاتی ہیں کہ ایک غیرت مند مسلمان کا بدن تھرا اٹھتا ہے اور آنکھوں میں خون اتر آتا ہے ان رسالوں میں کچھ ایسا زہر بھرا ہوا ہے کہ کئی مسلمان ان کو پڑھکر اسلام سے متشکک اور مرتد ہو گئے ہیں ہندوستان میں چھ کروڑ مسلمان ہیں لیکن افسوس کہ ایک اخبار یا رسالہ بھی انکی طرف سے باقاعدہ نہیں چھپتا جو ان مخالفین کے دندان شکن جواب دیکر اہل اسلام کو دوزخ کے [illegible] بڑھائے۔ کہتے ہیں کہ عیسائیوں کے مشن کا بہت سا روپیہ اسی ایکبات سے وصول ہو جاتا ہے کہ ولایت کے عیسائیوں نے ایک ایک وقت کی چار میں میٹھا ڈالنا چھوڑ دیا ہے اور اسی ایکدفعہ کے میٹھا چھوڑ دینے سے ہزاروں روپے جمع ہو جاتے ہیں جو وہ عیسائی مذہب اور عیسائی رسالوں کے شائع کرنیمیں صرف کرتے ہیں اسلام جو خدائی اور سچا مذہب ہے کیا اس کے لئے مسلمانوں کو اتنی بھی غیرت نہیں ہونی چاہئے ضرور ہونی چاہئے اور اسی غیرت کے [illegible] دامن پکڑا کہ ہم یہ رسالہ نور الاسلام ماہوار نکالنے پر مجبور ہوئے جسمیں نور افشاں وغیرہ عیسائی اخباروں اور آریہ گزٹ وغیرہ آریہ کے اخباروں اور مخالفین کے تمام اعتراضات کے مفصل جواب لکھا کرتے ہیں ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اس رسالہ کو منگائے اور مطالعہ فرمائے حجم ۴۰ صفحہ ماہوار قیمت نہایت کم معہ محصولڈاک صرف عہ سالانہ قیمت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہئے نمونہ کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہئے واعظین اسلام سے رسالہ کی قیمت سالانہ صرف ۱۲؍ غیر مذاہب سے ۱؍ لیا جاتا ہے اس غرض سے کہ غیر مذہب کو رو برو خدا کے یہ موقع رہے کہ ہم نے دنیا میں رسالہ انوار الاسلام نہیں دیکھا۔

المشتہر منشی کریم بخش مالک و مہتمم رسالہ انوار الاسلام سیالکوٹ

بشارت

طالبان کلام ربانی کو مژدہ ہو کہ تفسیر کبیر کی جلد اول کا ترجمہ جسکا نام سراج منیر ہے چھپکر طیار ہو گیا جن صاحبوں کی درخواستیں مطبع میں آچکی ہیں انکی نام روانگی شروع ہو گئی ہے اور جو صاحب طیاری پر ارادہ خریداری رکھتے تھے انکو چاہئے کہ بہت جلد طلب فرمائیں ورنہ یہ گوہر بے بہا نایاب ہو جائیگا [illegible] ہم کو اس تفسیر کی خوبی بیان کرنیکی ضرورت نہیں معلوم ہوتی کیونکہ تمام اہل اسلام جانتے ہیں کہ اس سے بڑھکر دنیا میں کوئی تفسیر نہیں جو بوجہ عربی ہونے کے اردو خواں انکے فائدہ سے محروم تھے الحمدللہ کہ جس خوبی سے حضرت امام محمد فخر الدین رازیؒ نے کلام پاک کی تفسیر کی ہے اسی لطافت سے مولوی خلیل احمد صاحب اسرائیلی نے نقط لفظ اردو ترجمہ کی جسمیں ایک حرف [illegible] کی بیشی نہیں کی وہ زبان عرب تو یہ زبان ہند۔ یا یوں کہو کہ مفسر قرآن عربی الاصل ہے اور مترجم ہندی النسل۔ ترجمہ عام فہم اردو سلیس تحریر خوشخط چھاپا عمدہ کاغذ سفید سطر اور ریکٹ بایں خوبی و خوش اسلوبی قیمت للعہ محصول بذمہ خریدار۔ مطبع یا ضمینہ امرتسر نقد قیمت یا بذریعہ ویلیو قیمت

علماء اسلام سے درخواست

حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے علماء و فضلا و مشائخ اور دیگر معززین کی طرف سے علماء اسلام کی خدمت میں ایک درخواست بھیجی گئی ہے کہ وہ حضرت اقدس کے دعاوی کے متعلق ایک آسان اور صاف طریق پر فیصلہ کرلیں اور قرآن کریم یا احادیث یا دلائل عقلیہ سے تو وہ مقابلہ نہیں کرسکتے تو تیسری صورت تائیدات سماویہ ہیں اور اس میں حضرت اقدس کے گذشتہ نشانات کو جو ظاہر ہوچکے ہیں چھوڑ کر اب ایک اور نشان دیکھیں اور دکھائیں۔ یہ نشان اس قسم کا ہوگا کہ چند مریض جمع کرکے قرعہ اندازی سے فریقین میں تقسیم کردئے جائیں اور پھر دعا کرکے قبل از وقت ان کی صحت کی اطلاع دیجاوے جس کے مریض زیادہ شفایاب ہوں جیسا کہ وہ اطلاع دے وہ مؤید بتائیدات الٰہیہ قرار پاکر صادق ٹھیرایا جاوے یہ مبسوط درخواست علحدہ چھپ کر مفت تقسیم ہورہی ہے۔ مولویو۔ سجادہ نشینو خلق خدا پر رحم کرو حق کو نہ چھپاؤ۔ اور صادق کو شناخت کرو۔

سیرت مسیح موعود (پیدا کرنا)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اندرونی اور بیرونی لائف حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے لکھی ہے (۱۲۸) صفحہ پر چھپکر طیار ہوگئی ہے۔ اس بات کے بیان کرنے کی ہمکو کچھ ضرورت نہیں کہ اس پاک سیرۃ میں کیا کیا لکھا گیا ہے۔ حضرت اقدس کی سیرت اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی تصنیف اسی کہدینا کافی ہے قیمت ۸/ بلا محصولڈاک دفتر اخبار الحکم سے طلب کرو

پیر مہر شاہ

گولڑہ والے کی کتاب شمس الہدایت کا جواب لکھا جارہا ہے اور قریب الختم ہے یہ جواب حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب امروہی نے لکھا ہے جواب ترکی بہ ترکی اور منقولی اور معقولی نہایت متانت سے دیا گیا ہے یہ جواب انشاء اللہ تعالیٰ لاجواب ہوگا

شکریہ

ہم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن فاضلکا مولوی محمد یمین صاحب داتہ اور منشی امام الدین صاحب سب اورسیر مری۔ شیخ محمد اکبر صاحب سیالکوٹی کے شکر گذار ہیں جنہوں نے ہمارے "عذر تقصیر" کے عنوان والے مضمون پر توجہ فرماکر خریدار فرمارہے ہیں اور خریدار پیدا کررہے ہیں۔ مولوی محمد یمین صاحب نے ایک جدید خریدار دیا ہے اور باقی صاحب دو دو خریدار دے چکے ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء

تفسیر القرآن

کے خریداروں کی عدم توجہگی کے باعث طبع تفسیر کا کام میں بہت توقف ہورہا ہے کاش وہ توجہ کریں۔

مختلف خبریں

بمبئی کے سرونتا پیٹٹ ملک التجار نے ایک تدبیر قحط زدگان کی مدد کی یہ سوچی ہے کہ فی کس ۲/ چندہ لیا جاوے ۲/ سے زائد نہ مانگا جاوے اور جس شخص سے دو آنہ لئے جاویں اُس سے کہا جاوے کہ کم سے کم تین آدمیوں سے اور آپ چندہ جمع کریں چنانچہ اسطرح سے ایک ماہ میں ۷ ہزار کا چندہ بمبئی میں ہوا۔ اسی کی نقل ولایت میں ہورہی ہے اور فی کس تین پنس کی رقم جمع کی جاتی ہے دو آنہ ایک مزدور بھی دے سکتا ہے بشرطیکہ چار روز تمبا کو کی خرچیں کمی کرے

حضور ملکہ معظمہ کو عورتوں کے حقوق کا بہت خیال ہے۔ سنا ہے کہ ہر مجسٹی کے ایما سے ایک مسودہ قانون پارلیمنٹ میں عنقریب پیش ہونے والا ہے کہ جب کسی لارڈ کے اولاد نرینہ نہ ہو تو اُس کی وفات پر اُس کے خطاب کی وارث لڑکی ہوسکتی ہے۔

صدر ہسپتال امرتسر کا کمپونڈر اس سبب سے موقوف کیا گیا کہ اسکے اپنے ایک قریبی رشتہ دار کی جو ہیضہ سے مرا تھا رپورٹ نہ کی۔

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پروال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور اودیہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ سہ خالص ممیرانی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ؎ خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہار والوں سے بچنا چاہیئے۔

المشتہر- پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے-

۱- میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے بہت پانی جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اُن سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اس لئے میں بلا شک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ خوب مفید ہے - راقم ڈاکٹر ڈی - ایم - ایل ایم - سانگلی صاحب بہادر ایم - بی - بیس - سند یافتہ یونیورسٹی -

۳- میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریض مسماۃ اتم دیوی بعمرہ ۲۸ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پلکوں میں پڑ گئے تھے اُس کی آنکھیں سرخ اور دکھتی رہتی تھیں انہیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا - اُسکی بینائی میں فرق اسقدر آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتا تھا اور وہ ان اشیاء کو جو اُس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکور سے کلی صحت پائی - راقم خان بہادر محمد حسین خاں ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وپنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور-

۴- میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی بہت جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے - راقم ڈاکٹر برجلال گپتا رائے بہادر ڈاکٹر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند-

۲- میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لئے ممیرے کا سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ سنہ

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

پورے کامیاب ہیں ۔ کوئی ہماری خوشی کا اندازہ کر سکتا ہے کہ کیسی لازوال اور متواتر خوشیاں ہمارے حصے میں آئیں ۔ سو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں ناراضی کے داغ سے صاف بری ہوں ۔ اور میں آپ کو حلفاً یقین دلاتا ہوں کہ میں ہزل سے نہیں بلکہ جدّ اور صدق سے کہتا ہوں کہ ہم دنیا میں اپنے صدق اور خورمی کے مرئی اور مشہود نشان رکھتے ہیں ۔ آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ جس قوم پر خدا تعالےٰ کے اس قدر احسان ہوئے اور جو قوم رضوان اللہ کی سند یافتہ ہو اسے کیا پڑی ہے یا وہ کیوں اس قدر تنزل گوارا کرنے لگے کہ مخلوق پر اور پھر ناکام نامراد اور اپنے بخت سیاہ پر ہر وقت مرثیہ پڑھنے والے اور ہر سال ماتم کی سیاہ چادر اوڑھنے والے ناتوانوں پر ناراض ہوں ۔ میرے دوست ! مجھے شیعوں سے ہمدردی ہے ۔ اور میرے نزدیک بڑا سخت سنگدل ہے جسے اس قوم سے ہمدردی نہ ہو ۔ نسلاً بعد نسلٍ نامراد ناکام قوم جن پر نہ کبھی آسمان کے دروازے کھلے کہ نصرۃ کے ملائکہ ان کے لئے نازل ہوتے اور نہ زمین نے کبھی انکا ناگوار بوجھ برداشت کیا اور کبھی بھی بھوکے گھڑیال کی طرح خوش نہ ہوئی جب تک ان ناشادوں حرمان نصیبوں کو اپنے پیٹ میں نہ لے لیا ۔ آہ ایک مجنون طالع سیاہ گلیم قوم جن کے حصے میں رسول کریم کے اٹھتے ہی رونا اور دانت پیسنا آیا اور ہر سال سر پر خاک مذلت ڈالتے اور گلی کوچوں میں شیون برپا کرتے ہیں ۔ کیا آپ مان سکتے ہیں کہ ہمیں ان بد اختروں کے حال پر ملال پر افسوس نہیں آتا ۔ میں سچ کہتا ہوں کہ میں ایک خاص آدمی ہوں جس کے دل میں اس غلط کار فریب خوردہ قوم کی نسبت درد ڈالا گیا ہے ۔ میں کوشش کر رہا ہوں کہ دھوکے کی سوٹی دیوار جو انکی آنکھوں کے آگے کھینچی گئی ہے ڈہ جائے اور نامرادوں کا دامن چھوڑ کر سچے کامیابوں کا دامن پکڑیں اور اس طرح خدا کی کلام کی ہستی ان کی سمجھ میں آجائے ۔ قرآن ایک پُر شوکت اور پر جلال کتاب ہے ۔ وہ وہ پر جبروت وحی ہے جو ایک فاتح اور آزاد اور مظفر و منصور انسان (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قلب پر اتری ۔ اس ذیشان وحی نے مستجاب الدعوات ہونے کا بڑا بھاری نشان ہی یہ قرار دیا گیا کہ وہ اپنے سارے دعووں تبشیر و انذار میں حرفاً حرفاً کامیاب ہوئی ۔ سو اس وحی میں وہی لوگ مذکور ہو سکتے ہیں اور ان ہی لوگوں پر اس کی آیات منطبق ہو سکتی ہیں جن کی سیرۃ نے کامیابی اور نصرت کے نشان جہاں میں جہاں کو دکھائے ہوں جنہوں نے خدا کی طرح خدا میں ہو کر اور منصور نبی کریم کی طرح آپ کے رنگ میں رنگین ہو کر اپنی قہاریت اور ہمہ قدرتی اور فاتحیت کا لوہا دشمنان اسلام کو منوا دیا ہو میں نے اپنی کتاب ”خلافت راشدہ“ میں دکھایا ہے کہ خدا کی کلام کے نزدیک خدا کے فعل کے رو سے ۔ زمانہ کی عادل صادق شہادت کے موافق سچے کامیاب و منصور صدیق و فاروق ہیں (صلوات اللہ علیہما و علیٰ اتباعہما) خدا کی مظفر اور منصور کتاب میں جو علیم خدا کی طرف سے ہے ان ہی فاتحوں اور منصوروں کا ذکر ہے اور نصرت کے وعدوں کی ساری آیتیں اور علامات المومنین کی ساری آیتیں اور انبیا و رسل کے صدق کی علامات کی ساری آیتیں ان ہی پر منطبق ہوتی ہیں اور بلا تکلف منصوصی طور پر یہ قدوس خدا کی کلام میں مذکور ہیں جیسے کہ ان کے سوانح اور پاک زندگیاں آب زر سے زمانہ کے صفحوں پر مسطور ہیں ۔ ان کے سوا جس قوم نے کسی کو قرآن کی آیت یا آیات کا مصداق ٹھہرایا ہے اس سے زیادہ قرآن کا ادب اور وقار نہیں کیا کہ مظفر و منصور کتاب مجید کو ناکاموں اور حرمان نصیبوں اور مغلوبوں کا بھاٹ بنایا ہے و حاشا جناب الکتاب الکریم عن ذالک ۔

میرے دوست میں درد دل سے اس مجاہدہ میں لگا ہوں کہ وہی حق ظاہر ہو جو خدا کی کلام اور کام کے رو سے حق ہے ۔ میری روح میں قرآن کی خدمت اور عزت کا جوش ہے ۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کی سچی وقعت دنیا میں ظاہر ہو ۔ اور میں خدا کے کام اور کلام کے مطالعہ اور تدبر سے اس صاف اور واضح نتیجہ پر پہونچ گیا ہوں کہ قرآن کی سچی عزت اور وقعت کبھی ظاہر ہو سکتی ہی نہیں جب تک اسے مبارک کتاب تسلیم نہ کیا جائے اور یہ زندہ اور مبارک کتاب مانی جا سکتی ہی

نہیں جب تک اس کی تہاری پیشگوئیوں کو جو دشمنوں کے اموال و املاک و نفوس پر قبضہ پاجانے کے متعلق تھیں جو پکار پکار کر کہتی تہیں کہ فرعون کی سرزمین مصر اور قیصر و کسریٰ کے خزائن اور شام کی جنتیں اور ہند و سندھ اسلام کے دست تصرف میں ضرور آجائیں گے۔ ان پیشگوں کو واقع شدہ اور حرفاً پوری ہو چکی ہوئی نہ مانیں (اور وہ درحقیقت پوری ہو چکی ہیں) اور یہ سلسلہ کبھی ورے رہ سکتا ہی نہیں جب تک پہلے ہی ہاتھ میں ایمان و اسلام کا ہاتھ ابوبکر اور عمر کے ہاتھ میں نہ دے دے۔ حاصل یہ کہ خدا کی عزت۔ نبی کریم کی عزت۔ قرآن کریم کی عزت۔ مکہ معظمہ کی عزت۔ مدینہ طیبہ کی عزت اور زبان عربی کی عزت چلا چلا کر کہتی ہے کہ وہ سب ابوبکر صدیق اور عمر فاروق کی کوششوں کے شکرگزار اور مرہون منت ہیں۔ ان کے وجود میں خدا تعالےٰ کی کتاب کے سب وعدے اور ان ہی کے توسط سے سب وعید اولیا اور اعدا کے بارے میں پورے ہوئے خدا تعالےٰ نے ازل میں انہیں فاتح اور دین کے مددگار اور رسول منصور کے انصار چن لیا۔ وہ بنی امیہ اور بنی عباس جنہوں نے شیعہ کے بنائے ہوئے ائمہ اور اوصیا کا تختۂ نرد الٹا دیا اور جن کے قادرانہ ہاتھوں کی دستبرد سے بچنے کے لئے آخری ناکام شخص غار میں پناہ گزین ہو گیا اور ان کی سطوت نے کبھی ان بزرگوں کو تقیہ کی سیاہ چادر سے مونہہ باہر نکالنے ہی نہ دیا۔ یہ بنی امیہ اور بنی عباس ابوبکر و عمر کے کفش بردار۔ زلہ ربا اور نمک خوار تھے۔ انھیں خدا کے قدوسوں اور فاتح رسول کے منصور جانشینوں کے حضور میں کبھی لب کھولنے کی جرأت نہ ہوتی تہی۔ اور یہ سب کچھ اس لئے تہا کہ وہ خدا تعالےٰ کے مامور اور موعود خلیفے تھے اور زندہ اسلام کی زندگی کے دائمی ثبوت کے لئے خدا تعالےٰ کی جناب سے مقرر ہو چکے تھے۔

سنۃ اللہ میں اس امر کا نشان نہیں ملتا کہ ایک مامور اور موعود ایک کام کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے آیا اور ناکامی اور نامرادی کا سیاہ ٹاٹ اوڑھکر دنیا سے اٹھ گیا اور حق کے دشمنوں نے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ اگر ایسا ہوتا تو سلسلہ نبوت درہم برہم ہو جاتا اور حق و باطل مشتبہ ہو جاتے۔ شیعہ ائمہ اور اوصیا کو انبیا کی طرح بلکہ انبیا سے بڑھکر مامور اور موعود مانتے ہیں مگر ساتھ ہی بلافصل ناکام حرمان نصیب اور کچھ بھی نہ کر سکنے والے اور بصد حسرت دنیا سے اٹھ جانے والے تسلیم کرتے ہیں۔ اور انکی ناکامیابیوں اور ناشاد کامیوں کو ان کے دل محسوس کرتے ہیں اس لئے تو اعتقاد بنا رکھا ہے کہ بارہواں امام جو غار میں مخفی ہو گیا ہے شریعت کے سب کام پورے کرے گا اور دین کی شوکت دکھائیگا اور جو کام اس کے جد امجد اسد اللہ الغالب کو بھی ایک لحظہ کے لئے نصیب نہ ہوا وہ وہ آکر پورا کرے گا وہ اہل بیت کے اعدا سے انتقام لے گا اور ناکام اور نامراد شیعہ جو آئے دن سوگ اور شیون میں گرفتار رہتے ہیں اس کے وقت میں خرم و شادان ہوں گے۔ میں یہ باتیں بیداد اور افترا سے نہیں کہتا و لعنۃ اللہ علی الظالمین المفترین۔

شیعوں کے بڑے محقق جنھوں نے اوصیا و ائمہ کے حق میں حق دوستی ادا کر دیا ہے یہ باتیں صاف صاف لکھتے ہیں۔ چنانچہ حال میں میرے عزیز و محترم دوست خلیفہ ڈاکٹر رشید الدین احمد اسسٹنٹ سرجن حسین آباد لکھنو نے میرے پاس ایک کتاب ارسال کی ہے جس کا نام الصافیہ ہے اور ۱۳۱۸ ہجری میں مطبع دبدبہ حیدری لکھنؤ میں طبع ہوئی ہے اس کتاب کی نسبت بڑے فخر سے دعوی کیا گیا ہے کہ ایک بڑے فلسفی مزاج شیعہ نے تالیف کی ہے اور شیعہ مذہب کی حقیت کو عجیب طور سے مبرہن کیا ہے اور فخر کیا گیا ہے کہ سر راجہ میر حسن خاں صاحب بہادر بالقابہ والی ریاست محمود آباد کی فرمایش سے شایع ہوئی ہے۔ اس حکیمانہ کتاب کا تھوڑا سا نمونہ عرض کرتا ہوں امید ہے کہ اس زمانہ کی دانشمند اسلام کے خیرخواہ بڑی غور سے پڑھیں گے اور خوش ہونگے کہ ایسے موید اسلام کے پیدا ہو گئے ہیں۔

"شیعیان گویند کہ پیغمبر تمام احکام را بعموم مردم تبلیغ نہ کرد بعد یکہ تمام فہم احکام الہی را کردہ باشند۔ بلکہ بوصی

خورش و بقیہ اوصیائے خود گفتہ کہ آنہا بخلق برسانند و بعد ازاں کہ اوصیائے پیغمبر را از عمل بوصایت منع کردند و نگذاشتند کہ وصی آں پیغمبر نشر احکام پیغمبر کند و مخالفین آنہا در صدد قتل و اذیت و صدمۂ اوصیائے پیغمبر بودند بحدے کہ اگر می دانستند کہ آنہا در مقام مخالفت با مخالفین ہستند و بیان احکام واقعی را خواہند کرد آنہا را می کشتند و حبس می کردند چنانچہ از تواریخ احوال آنہا معلوم است کہ بر آنہا چہ صدمہا و اذیتہا از مخالفین رسیدہ اگر آنہا ہیچ ذالک بیان مے کردند و کشتہ می شدند دیگر کسے نہ بود کہ حق را بچند نفر مخصوص ہم برساند و آنہا را ہدایت کند و آں زمان دیگر نام این مذہب حق ابدا و اصلا در مردم بردہ نمی شد لہذا بنا را بر تقیہ [illegible] امور گذاردند و بیان احکام شرعیہ بجہتہ حفظ نفوس خود و شیعیان و بجہتہ حفظ احکام الہی کہ بالکلیہ از بین نروند نمودند و نتوانستند تبلیغ احکام چنانچہ باید و شاید بدون شک و شبہ بر خلق ابلاغ دارند و گاہے بجہتہ تقیہ و حفظ نفوس در جواب منافقین نحوی بیان احکام را می نمودند کہ موافق مذہب اہل سنت بودہ بلکہ بعض از منافقین اخبار بسیار جعل کردہ در نسبت بآں ائمہ و اوصیائے حضرت رسول دادند تا آں کہ وصی دوازدہم بہمیں جہت از خلق غائب شد و احکام خدای کما ہو حقہ بجمیع خلق نہ رسیدہ کہ محل شبہ از برائے انہا دیگر باقی نماند۔ بایں جہت مردم واقع در مشکوک شدند و بایں سبب مجتہدین چوں دیدند کہ البتہ ایں خلق مکلف بتکالیفے ہستند و سلب تکلیف از آنہا نشدہ و دیدند دسترس بہ یقین پیدا کردن باحکام واقعیہ الہی ندارند و اوصیائے پیغمبر کہ عالم باحکام واقعیہ ہستند بجہتہ خوف ہلاکت و بر طرف شدن طریقۂ حقہ بالکلیہ احکام واقعیہ را مطلقا بمردم نرسانیدند لاعلاج مثل اہل سنت در زمان مخمصہ عمل بظن را جائز دانستند بجہتہ آں کہ ظن نزدیکتر است بعلم و یقین از وہم و شک و بہر ظن ہم عمل نمی کنند مطلقا مگر بہ ظنے کہ از طرف اوصیائے پیغمبر امر بعمل کردن بمثل آں ظن شدہ باشد آن وقت در مقام اجتہاد برآمدہ احکام الہی را از قرآن و روایات صحیحہ واردہ از حضرت رسول و اوصیائے آنحضرت بحسب ظاہر استخراج کردند بمردم [illegible] و گفتند کہ اے مردم وصی دوازدہم زمانے کہ ظہور کرد واقع احکام بر شما ظاہر خواہد شد و احکام ما تمام احکام ظاہر است کہ احتمال مطابقت با حکم خداوندی دارد و احتمال مخالفت ہم دارد" انصافیہ صفحہ ۳۷۔

یہہ ہے سچا نچوڑ شیعہ مذہب کا اور لب لباب اس پاک طریقہ کا۔ اس فلسفی طبع اور تاریخ دان مومن نے صاف صاف پردہ کھول کر بتا دیا ہے کہ جناب پیغمبر خدا کے بعد ائمہ اور اوصیا کو کیا کیا نامرادیاں اور ناکامیاں پیش آئیں۔ اس نے ہمارے یقین کے آگے صاف سڑک اس بات کا پتا لگانے کے لئے تیار کر دی ہے کہ کبھی کوئی وقت ان حضرات اوصیا و ائمہ کو خدا کے واقعی احکام کی تبلیغ کا نہیں ملا۔ اور کبھی ایک لحظ بھی فراغ خاطر کا ایسا انہوں نے نہیں پایا کہ اُس بار امانت سے سبکدوش ہوئے ہوں۔ اس مومن شیعۂ پاک نے ہمارے دل میں میخ فولاد کی طرح یہہ عقیدہ راسخ کر دیا ہے کہ حضرات ائمہ اور اوصیائے رسول یکے بعد دیگرے سارے کے سارے دو رنگیوں میں عمریں بسر کرکے بصد حسرت اس دنیا سے اٹھ گئے۔ خدا کی کوئی بات پیغمبر صاحب کی وصایت کا کوئی امر کما ہو حقہ کبھی بھی ادا نہ کر سکے۔ اور اس لئے کہ اگر سچ بولتے اور خدا تعالیٰ کے فرض اور پیغمبر صاحب کی وصایت سے عہدہ برآ ہوتے تو قتل کئے جاتے ناچار کبھی ذو معنی اور محتمل بات کہتے اور کبھی مہمل ہی کہہ دیتے اور کبھی اہل سنت کے مذاق اور عقیدہ کے موافق بیان کر دیتے۔

یہہ ہے تصویر واقعی شیعہ مذہب کی۔ ان میں کوئی رشید ہے جو اس طریقہ کی قباحت میں غور کرے اور تھوڑی سی بھی فکر کرے کہ کس قدر ہتک خدا کی کس قدر بے عزتی رسول کریم کی اور کس قدر اہانت اسلام کی اس مذہب کی سچائی کی بنا پر پیدا ہوتی ہے۔ قرآن کریم احکام واقعی بیان نہیں کر سکا۔ حضرت پیغمبر کریم خدا کے واقعی احکام پہونچا نہیں سکے۔ اسلئے آپ کو ضرورت پڑی کہ اپنے بعد حضرات اوصیا اور ائمہ کرام کو وہ امانت تفویض کریں۔ حضرات اوصیا اور ائمہ خوف جان اور اندیشہ حفظ نفس کے سبب سے لگاتار کسی زمانہ میں بھی اس نازک امانت کے ادا کرنے پر

قادر نہ ہوئے۔ اور جو کچھ کبھی فرمایا اس میں دورنگی کا احتمال رہا۔ اور منافقوں نے ہزارہا روایتیں اپنی طرف سے بناکر ان کی طرف منسوب کردیں۔ تیرہ سو برس میں کبھی خوش نما زمانہ۔ نصرۃ الٰہی کا دور انھیں ملا ہی نہیں۔ تھے وہ سب مامور۔ تھے وہ سب موعود۔ یعنے خدا کی مخلوق کو خدا کے ضروری احکام پہونچانے کے لئے ازلی حکیم قادر خدا کی طرف سے ازلاً مقرر کئے ہوئے تھے اور خلقت کو انکے وجود کی اور اُن کی تبلیغ کی ضرورۃ ہی شدید تھی۔ مگر یہ کبھی نہ ہوا کہ نصرۃ اور تائید الٰہی اُن کے شامل حال ہوئی ہو۔ ہر رنگ میں خذلان ان کے ارد گرد رہا اور ہر پہلو میں حرمان اور نامرادی ان کے محیط رہی۔ اور پھر یہہ ذلت کا دور ہنوز ختم ہونے میں نہیں آتا اور ساری موہوم امیدوں کا مرجع ایک اور ہنگام قوی دل بہادر مانا گیا ہے جو غار میں چھپا بیٹھا اور کسی گھات میں لگ رہا ہے۔

اے آدم کے بیٹو! آنکھ کان دل رکھنے والو! زمانہ کے نشیب و فراز اور دور عالم کے سردوگرم سے گہری واقفیت کے دم مارنے والو! اٹھو اور اس نازک فرض کے پہلوؤں میں بھی غور کرو جو مذہب کے نام سے تم نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔ کیا یہ وہ طریقہ ہے جو آیندہ کو کامیاب کریگا اور اس راہ پر چلنے سے خدا تعالے کی خوشنودی کی سند مل سکتی ہے۔ اس کی ناکامی۔ اسپر چلنے والوںکی دائمی نامرادی خدا کی نصرۃ کا اس کے ساتھ کبھی بھی شامل نہ ہونا۔ ہر زمانہ میں اس کے حامیوں۔ مبلغوں ماموروں اور وصیوں کا مطرود و مخذول ہونا تمھیں اب بھی یقین نہیں دلاتا کہ اس میں راز کیا ہے اور آسمان اور زمین کیا صاف صاف گواہی دیتے ہیں۔ کیا اب بات کھل نہیں گئی کہ ایک ہی عظیم الشان ثبوت خدا تعالے کی نصرۃ و تائید کا جو زندہ مذہب اور زندہ رسول اور زندہ امام کا نشان ہے اس سے شیعہ مذہب بکلی محروم ہے۔ کیا تمہارے بزرگ گواہی نہیں دے گئے اور اب بھی جو ان کے اخلاف ہیں پکار پکار کر نہیں کہتے کہ شیعہ مذہب مردہ مذہب ہے اور اس کے حامیوں اور معاونوں کی قسمت میں تیرہ سو برس سے علی الاتصال ناکامی اور نامرادی چلی آتی ہے۔ اور یہ مجموعہ افسانوں اور داستانوں اور ناولوں کا جسے اماموں کی روایتیں اور حدیثیں اور تفسیریں کہا جاتا ہے یہ مجتہدوں کے ظن اور احتمال یا صاف صاف یوں کہو اور یہی حق ہے مجتہدوں کے اپنے جذبات اور اغراض اور مقاصد کے سرجوش ہیں۔ ائمہ اور اوصیا کو کبھی نصیب ہی نہیں ہوا کہ حق بات کو پھاڑ پھاڑ کر کہتے۔ اور خود غرض بے ایمانوں نے ہزاروں جھوٹی باتیں انکی طرف دنیا میں منسوب کرکے شایع کردی ہیں۔ غرض ابتک تو جو کچھ ان تیرہ سو برس میں شیعوں کے "مذہب کا مایہ ناز ہے وہ تو یہی ہے نہ قرآن محفوظ۔ نہ رسول محفوظ نہ پیغمبر صاحب کی حدیثیں محفوظ۔ نہ اماموں اور وصیوں کی روایتیں اور وصایتیں محفوظ۔ نہ مجتہدوں کے ہاتھ میں کوئی یقینی اور قطعی سند موجود جو ان کے استدلال و استخراج کی مایہ ہو۔ آجا کے ساری باتوں کا مدار ایک ہی شخص رہا۔ وہ کسی لا معلوم غار میں چھپا بیٹھا ہے۔ خلقت تباہ ہو رہی ہے پر اس کی نیند ہنوز کھلنے میں نہیں آتی غرض میں اس اعتقاد کی شناعتیں کہانتک بیان کروں تم ہی خود سوچو اور خدا کے لئے سوچو اور موت کو نصب العین رکھکر سوچو کہ کیا نقل اور عقل اور فطرۃ ان باتوں کی تائید کرسکتی ہیں۔ کیا اس اسلام کو ہم آج اس علمی زمانہ میں غیر مذاہب کے روبرو پیش کرسکتے ہیں۔ غور کرو بڑا بھاری داغ عیسویت کے ماتھے پر یہ ہے کہ اس میں زندہ برکت کا کوئی نشان نہیں۔ اس کی تعلیم کا کوئی علمی نمونہ موجود نہیں۔ اور اس تعلیم کا لانے والا نصرانی تصویر نمائی کی بنا پر محض ناکام اور نامراد مرا۔ یہود بھی اسی الزام کے نیچے ہیں کہ صدیوں سے ذلت اور مسکنت کی مار انھیں پڑ رہی ہے۔ اور خذلان اور حرمان پنجے جھاڑ کر ان کے پیچھے پڑ رہے ہیں اور نصرت اور تائید الٰہی کا کوئی نشان ان کے ہاتھ میں نہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیونکر ایسے مذہب کے ہاتھ اپنے ایمان جیسی گرامی چیز کی امانت سپرد کردی جائے جو اس عالم میں اپنی سچائی کا کوئی ثبوت پیش نہیں کر سکا کیونکر مال اور جان ایسے مردودوں کے اشارے پر فدا کردیجائے جو یہاں پیروں کے نیچے کچلے گئے اور نہیں آسمانی زندگی اور آسمانی خدا کی نصرۃ کا کوئی نشان دکھا نہ سکے۔ کیا ہم ایسے لوگوں کو شفیع اور خدا کے دائیں بیٹھنے والے اور مقرب اور سید عالم مان سکتے

ہیں جن کے ہاتھ یہاں قطعاً شل اور مفلوج رہے۔ قدرۃ۔ سطوۃ اور قہاریت اور نصرۃ اور تقرب الٰہی اور الٰہی طاقتوں کا کوئی نشان اس جہان میں اُن کے ہاتھ سے ظاہر نہ ہوا۔ تو اس کا کیا ثبوت ہے کہ اُس دوسرے جہان میں اُن کی قدرۃ اور شوکت اور صولت ظاہر ہو گی۔ جو یہاں اپنے تئیں بچا نہیں سکے اور باوجود مامور و موعود ہونے کے سخت ذلیل اور ناکام ہو کر مرے کونسی دلیل ہمارے ہاتھ میں ایسی ہے کہ وہ حقیقۃً صادق اور مقرب اللہ اور مامور اور وصی تھے۔ گورنمنٹ کی طرف سے ایک ادنیٰ چپڑاسی اور نوکری مامور ہو کر آوے تو ناکام نہیں پھرتا اور فرض منصبی کو ادا کر ہی کے جاتا ہے اور مرسل الیہم کو ثبوت بین دے جاتا ہے کہ وہ مقتدر گورنمنٹ کا بھیجا ہوا پیادہ تھا اگرچہ بظاہر حقیر تھا۔ یہ کیا غضب آگیا کہ خدا کے منصور پیغمبر کے اوصیا اور آئمہ۔ خدا کے ضروری پیغاموں کے پہنچانے والے اور ایک عظیم الشان امانت کے ادا کرنے والے نہ ایک نہ دو نہ تین نہ چار نہ پانچ گیارہ تک ناکام۔ نامراد۔ مخذول اور محروم مر گئے۔ اور بارھویں کی نسبت کیا جا سکتا ہے قیاس کن ز گلستان من بہار مرا۔

میرے دوست اور دوستو۔ اس نامرادی کی سنت کا بھی خدا تعالےٰ کے سنن سابقہ میں کوئی نشان ہے۔ مامور و موعود و مرسل ہو۔ بقول شیعوں کے وصی اور امام ہیں کل انبیاء کی ساری طاقتیں مرکوز ہوں۔ علم بما کان اور بما یکون اُسے ہو۔ جن و انس پر اُسے تسلط ہو اور ناکام ہو کر اس جہان سے اُٹھے۔ شیعوں نے بڑی کوشش کی ہے کہ موسوی رنگ میں خلفاء کے وعدے جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے گئے تھے وہ آئمہ اور اوصیاء کے وجود میں پورے ہوئے۔ اس کے معنی صاف صاف یہ ہوئے کہ جیسے عظیم الشان نصرۃ موسوی خلفا یوشعؑ اور داؤدؑ اور سلیمانؑ کو خدا کی طرف سے ہوئی ویسی ہی اُن کے مقابل نامرادی اور مخذولی نبی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اوصیا اور وارثوں کے حصہ میں آئی۔ مشابہت تو بہت خوب ہوئی۔

ایک شیعہ مجھے لکھتا ہے کہ حضرت موسیٰ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہما میں مشابہت کے لئے ضروری ہے کہ حضرت موسیٰ کی طرح بارہ نقیب آپ کی اُمت میں بھی ہوں اور وہ بارہ امام ہیں پس ثابت ہوا کہ مذہب اثنا عشری حق پر ہے۔

میں کہتا ہوں کہ تم خود اپنے گواہ آپ ٹھہر گئے۔ تم نے صاف اقرار کر لیا ہے کہ نتوانستند تبلیغ احکام چنانچہ باید و شاید بدون [illegible] بر خلق ابلاغ دارند و احکام خدائی کما ہو حقہ بجمیع خلق نرسیدہ کہ محل شبہ از برائے اہنا دیگر باقی نہ ماند۔ کیا یہ لوگ خلافت موعودہ کے وارث ہو سکتے ہیں جن کے مبارک اندام سے نامرادی کا چولہ کبھی اُترا ہی نہیں۔ ایک کو ناکامی پیش آئے دو کو ناکامیابی ہو تو ایک نامرادی کی بھی پردہ پوشی ہو سکتی ہے یہاں سرے سے نامرادی جو چپکی پڑی تو آخر تک ساتھ نہ چھوڑا اور آئندہ بھی لچھن ایسے ہی نظر آتے ہیں کہ قیامت تک ساتھ نہ چھوڑے۔

میں بڑی منت سے لکھنؤ کے شیعوں۔ لاہور کے نواب شیعوں اور خصوصاً **راجہ سر امیر حسن خاں بالقابہ** سے عرض کرتا ہوں اور ہم خدا کا واسطہ اُنہیں دیتا ہوں جس کی جبروت کے آگے ملائکۃ السموات بھی کانپتے ہیں کہ میرے معروضہ کو بغور سُنیں اور جواب باصواب سے مجھے شرف اندوز فرمائیں کہ کیا کبھی آپ نے اسمیں غور بھی فرمائی۔ کہ یہ راز کیا ہے کہ آئمہ اور اوصیا یکے بعد دیگرے علی الاتصال ناکام اور نامراد رہے اور مخذولان الٰہی کے پورے نشان ہمیشہ اُن کے ساتھ جمع رہے۔ کیا یہ سنت اللہ ہے کہ اُس کے مامور اور موعود اور مرسل ایسی ذلتوں اور نکبتوں اور نامرادیوں کے ہدف بنا کریں۔ کیا نظام حق اس طرح چل سکتا اور کوئی مذہب حق یوں اپنی حقیت کے ثبوت دے سکتا ہے۔

کیا آپ لوگ شرح صدر سے اس پر راضی ہیں کہ ایسے لوگوں کو تمام انبیا سے بڑھ کر یا اقلاً برطریق تادب تمام انبیاء کے کمالات کے جامع تسلیم کریں جو کسی زمانہ میں سچی بات نہیں کر سکے۔ حق پہونچا نہیں سکے۔ بلکہ بسا اوقات اہل سنت کے اصول کے موافق باتیں کرتے یعنی کفر اور فسق کے کلمات مُنہ پر لاتے تھے۔ اور اُن کی اس دو رنگی اور ضعف دل اور خفا کے پردوں میں مختفی رہنے سے لوگوں کو موقعہ ملگیا کہ اُن کے نام سے ہزاروں دجل اور فریب اور جھوٹی کہانیاں شائع کر دیں جو آج شیعہ مذہب کے عقائد و رسوم اور عادات میں نمایاں ہیں۔

پھر میں عرض کرتا ہوں اور نہایت ادب سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ ایسی گورنمنٹ کے سطوۃ اور جلال کا اعتراف کر سکتے ہیں جسکا لشکر جب کبھی کسی طرف کو جائے وہاں سے نامراد ہو کر واپس آ جائے۔ اور اُس کے پیادے اور اہلکار جس پیغام کو لے کر جائیں وہاں ہلاک کئے جائیں۔ میں پوچھتا ہوں کیا ایسی گورنمنٹ زندہ گورنمنٹ اور مقتدر گورنمنٹ ہو سکتی ہے۔ پھر آپ کیونکر تجویز کرتے ہیں اور کس دل اور ایمان سے روا رکھتے ہیں کہ مذہب اسلام کی گورنمنٹ کے لشکر اور پیادے جو آئمہ اور اوصیا کے رنگ اور وجود میں دنیا میں آئے سدا ناکام اور نامراد رہے۔ مگر چونکہ شیعہ مذہب کی بناء پر وہ ناکام رہے لہذا آپ کیونکر اعتراف کر سکتے اور اسپر ایمان لا سکتے ہیں کہ ایسی ضعیف گورنمنٹ خدا تعالیٰ کی گورنمنٹ ہو سکتی ہے اور ایسا ضعیف اور مخذول مذہب خدائے قادر کا مذہب ہو سکتا ہے۔

یہ باتیں ہیں جنہوں نے مجھے اسپر آمادہ کیا کہ شیعوں کو اس بڑی غلطی سے نکالنے کی باذن اللہ سعی کروں۔ جن میں اُن کے باپ دادا مبتلا رہے۔ اور اُن کو آگاہ کروں کہ شیعہ طریقہ کے رو سے نہ خدا ایسے صفات الکاملہ ثابت ہو سکتا ہے اور نہ ہی پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ و السلام منصور اور مظفر اور زندہ پیغمبر رہ سکتا ہے اور نہ قرآن کریم کی کوئی وقعت ثابت ہو سکتی ہے اور نہ آئمہ اہل اکابر کی کوئی عزت باقی رہ سکتی ہے۔ اور اُن پر واضح کردوں کہ قرآن کریم نے جو نشان مومنین صادقین کا ملین اور خدا تعالے کے مؤید و منصور عباد کے قائم کئے ہیں وہ اکمل طور پر حضرت ابو بکر صدیق اور عمر فاروق (رضی اللہ عنہما و علی من تبعہما) میں پائے جاتے ہیں۔ خدا تعالے کی ہستی اور اُس کی صفات کا میلان اور نبوۃ کی فطرۃ اور کارگذاری کا میلان اور قرآنی تعلیم اور برکات کی جو کچھ غرض و غایت ہے وہ ان پاکوں کی تائید میں اور انکی کارگذاریوں سے آشکار ہے۔ جس طرح خدا تعالیٰ نے قرآن میں بڑی تحدی سے دعوے کیا۔ انا لننصر رسلنا و الذین اٰمنوا فی الحیوۃ الدنیا الآیہ وہ پورے معنوں میں حضرت صدیق و فاروق کے وجود سے ثابت ہوا۔ کیونکہ معلوم ہوتا کہ یہ خدائی کلام اور خدا کا پر تحدی دعوی ہے۔ اگر وہ ہزاروں رکاوٹوں اور مشکلات کے مقابل حرفاً پورا نہ ہوتا۔ مگر اسلام کی تاریخ میں رسول کریم کے بعد کوئی فرد یا افراد ایسے پیش کئے جا سکتے ہیں جو حیاۃ دنیا میں حسب وعدہ الٰہی منصور ہوئے ہوں بجز حضرت صدیق اور فاروق اور اُن کے اتباع کے۔ کیا قرآن کے اس دعوی کی تصدیق پر تقریر کرتے ہوئے ہم قوی اور غیر منفعل دل سے حضرات اوصیا اور آئمہ کے وجودوں اور انکی کارگذاریوں کو پیش کر سکتے ہیں جن کی نسبت اُن کے پاک مومن اعتراف کرتے ہیں کہ وہ ہمیشہ ڈرتے ہی رہے اور خدا کے احکام کی تبلیغ کبھی اُنسے نہ ہوئی۔ اور وہ حالتوں میں سے ایک حالت ہمیشہ اُنکی رہی یا دشت ناکامی میں سرگرداں ہو کر کہیں گمنام مر گئے یا کسی شاہ وقت کی بغاوت کی اور قتل ہو گئے۔

میرا یہ اصول نہیں کہ میں کسی خاص فریق کی رعایت کروں میں ان اصطلاحوں (سنی شیعہ) کی پرلشہ بھی پروا نہیں کرتا اگر کتاب اللہ میں انکا نام و نشان نہیں پاتا۔ میں کتاب اللہ کو مد نظر رکھکر کتاب اللہ سے دکھانا چاہتا ہوں کہ اُس نے کونسی راہ تیار کی ہے اور وہ منعم علیہم کون ہیں جن کی راہ پر چلنے کی ہمیں کتاب اللہ تاکید کرتی ہے اور وہ انعام ہے کیا اور اُس کے آثار و برکات میں کیا جن کے حاصل کرنے کی ہمیں

بایں شدومد تاکید کی جاتی ہے۔ میرے دل میں خدا نے جوش ڈالا ہے اور اللہ تعالیٰ میری صاف نیت پر مطلع ہے کہ میں شیعوں کو قرآن کی بتائی ہوئی راہ سے آگاہ کروں اور دکھاؤں کہ قرآن کریم کی رو سے وہی راہ حق ہے جسپر ابوبکر و عمر نے قدم مارا ہے اور یہی گروہ منعم علیہم کا ہے جن کی ریس کرنے کی ہمیں قرآن میں ہدایت ہوئی ہے۔ اس لئے کہ اُنپر وہ سب انعام ہوئے جو خدا تعالےٰ کے کامل نبیوں پر ہوئے۔ وہ حیوۃ دنیا میں منصور و مظفر ہوئے۔ ان کے وقتوں میں اسلام کو قوت و شوکت ہوئی۔ ان کے عہد میں خوف امن سے بدل گیا۔ ان کی کوششوں سے اسلام ہزارہا دیار میں پھیلا۔ لاکھوں بُت خانے اللہ کی مسجدوں سے بدلے گئے۔ انھوں نے قرآن کو اقصائے عالم میں پہونچایا۔ اسلام کے اعدا نے ان کے آگے گردنیں خم کیں۔ زور و قوت پر مذہب کی حقیت کا مدار ماننے والے انکا لوہا مان کر اسلام کی حقیت کے قائل ہوئے اسلام کو زندگی ان سے ملی۔ قرآن کی حفاظت انکی وساطت سے ہوئی۔ خدا کے زندہ رسول کی طرح انکی یادگاریں بھی زندہ موجود ہیں۔ کوئی نہیں ان کے سوا جو زندہ رسول کے ساتھ اسوقت ہو۔

مینے ان سب امور کو روز روشن کیطرح خدا کی قوت و حول سے اپنی کتاب خلافت راشدہ میں ثابت کیا ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ میری یہ کوشش بہت سے سعادت مندوں کی ہدایت کا باعث ہوگی۔ اور خدا تعالےٰ کے قدوسیوں کی عزت اس ذریعہ سے ظاہر ہوگی اور ایک سخت غلطی کی اصلاح ہوگی جسنے بہت بڑا فساد جہاں میں برپا کیا۔

بالآخر میں اپنے شیعہ دوست غلام مرتضیٰ خاں کو کہتا ہوں کہ وہ بے شک اپنے طور پر میری خط و کتابت کو شائع کردیں شاید ان ہی کے ذریعہ سے میرے یہ درد دل کی باتیں کسی رشید تک پہونچ جائیں اگر انھوں نے مجھے قبول نہیں کیا تو شاید کوئی اور سعادت مند کا فرزند پیدا ہو جائے جو ان صداقت کے جگر گوشوں کی قدر کرے۔ میرا دل بولتا ہے اور وقت بھی آگیا ہے کہ قرآن کے علوم دنیا میں پھیلیں گے اور قرآنی علوم کے انتشار سے یہ سب ظلمتیں اور وسوسے جو الباطل نے دنیا میں پھیلائے ہیں پاش پاش ہو جائیں گے۔ عیسویت اور تشیع زمانہ افسانے اور بے سروپا داستانیں ہیں اور ان کے پیرو ناکامی اور نامرادی کے شکنجے کے ایکٹر ہیں۔ یہ فضول باتیں اب علوم حقہ کے رُو کے آگے ٹھہر جائیں ممکن نہیں۔

ہاں وہ جو آپ نے نہایت سادگی سے لکھا تھا اور اسپر فخر کیا تھا کہ آیہ وعد اللہ الذین آمنوا الآیہ یعنی آیہ استخلاف منسوخ آیت ہے۔ یہ آپ کی ناواقفیت علوم اسلام سے ہے۔ نسخ ایسا مسئلہ ہے جو عقل اور نقل اور سنۃ اللہ تینوں اصولوں سے ثابت نہیں ہوتا۔ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے کوئی نص صریح اسپر ثابت نہیں۔ خدا تعالیٰ کے کلام میں اسکا کوئی اشارہ نہیں۔ قوم میں اختلاف ہوا ہے کہ کتنی آیتیں منسوخ ہیں کسی نے کوئی تعداد بتائی کسی نے کوئی۔ اسپر اتفاق کا نہ ہونا ہی بتاتا ہے کہ شارع علیہ السلام کی طرف سے کوئی نص صریح اس کی تائید میں موجود نہیں۔ اور جس گروہ نے جن آیتوں کو منسوخ کہا ہے بڑی غلط فہمی سے کام لے کر محکمات کو منسوخ کہا ہے اور ایسا ہی ہے کہ ایک شخص ایک آیۃ کو منسوخ کہتا ہے تو دوسرا اُسے رد کرتا ہے اور اُسی آیۃ کو محکم قرار دیتا ہے۔ اور ہم لوگ وہ قوم ہیں جو خدا تعالیٰ کے کلام کو خدا کی ذات کی مانند حی قیوم اور لاتبدیل اور لاتنسیخ مانتے ہیں اور جو کچھ بین الدفتین ہے اُسے صحیح غیر منسوخ اور واجب العمل مانتے ہیں۔ کوئی شخص اُٹھے اور کوئی آیت منسوخ پیش کرے ہم بفضل اللہ ثابت کر دینگے کہ وہ آیت محکم ہے۔ اور اُس کے فہم نے ٹھوکر کھائی ہے۔

اور علاوہ براں سب سے بڑی بات جسکی طرف آپ کو توجہ کرنی چاہیے یہ ہے کہ کوئی بھی آج تک قصص اور مواعید میں نسخ کا قائل نہیں ہوا۔ خدا تعالیٰ کی

ایک سنت گذشتہ راستبازوں میں جاری تھی۔ اور وہ کسی سلسلۂ حقہ کے صدق کا معیار کامل تھی۔ خدا تعالے نے دکھانا چاہا کہ قرآن کریم بھی ایک سلسلۂ حقہ کی بنیاد ڈالنی چاہتا ہے اسی عادت مستمرہ کے موافق خدا تعالی نے قرآن کریم میں یہ وعدہ فرمایا کہ میں قرآن کے پیچھے پیرووں کو زمین میں جانشین بناؤں گا الخ۔ میرے دوست یہ خدا تعالے قادر مطلق کا عظیم الشان وعدہ اور قرآن اور حامل قرآن علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حقیت کا بڑا بھاری معیار تھا۔ آخر یہ لفظاً وحرفاً پورا ہوا اور ابو بکر اور عمر اور ان کے اتباع کے وجود میں پورا ہوا۔ آپ کہتے ہیں کہ یہ آیۃ منسوخ ہے۔ خدا تعالے آپ کو سمجھ دے اگر یہی وعدہ منسوخ ہے اور وعدوں میں نسخ جائز ہے تو امان تو بالکل اٹھ گیا۔ کیوں ممکن نہیں کہ جناب علی کی وصایت کا وعدہ بھی منسوخ نہ ہو گیا ہو بلکہ اسکا پورا نہ ہونا ہی بتاتا ہے کہ ضرور منسوخ ہو گیا ہو گا یا خدا تعالے حسب قاعدہ بدا وعدہ کرکے پھر ایک زبردست جماعت کی قوت دیکھکر پشیمان ہو گیا ہو گا۔ پھر کیا تعجب نہیں کہ بارھویں امام کے ظہور اور شوکت کا وعدہ بھی اندر ہی اندر منسوخ ہو گیا ہو اور آپ لوگ انتظار کی کشمکش میں قیامت تک گرفتار رہیں غرض یاد رکھو احکام اور قصص اور مواعید میں نسخ نہیں۔ گرمی کی شدت کی وجہ سے زیادہ لکھ نہیں سکتا۔ عصر کے بعد اس خط کو ختم کرتا ہوں اور خدا تعالی سے چاہتا ہوں کہ وہ آپ کی دستگیری کرے اور باطل کا اصلی حال آپ پر منکشف کر دے۔ اور ایسا نہ ہو کہ آپ قیامت کے دن ان لوگوں میں محشور ہوں جنہوں نے خدا تعالے کے قدوسیوں سے جنگ کی۔ میں پھر آپ کو متوجہ کرتا ہوں کہ ابوبکر و عمر خدا کے برگزیدے۔ اسلام کی روح و رواں اور قرآن کی برکات کے زندہ ثبوت ہیں۔ ان کی سچائی اور ان کے قائم کردہ سلسلہ کی سچائی کا زندہ ثبوت یہ ہے کہ آج خدا تعالی نے ضرورت حقہ کے وقت جب مسیح موعود اور مہدی مسعود کرکے نازل کیا ہے وہ بھی ابو بکر و عمر کے خدام اور مویدوں میں سے ہے کوئی ہے جو اس سلسلہ حقہ سے انکار کرے اور پھر آسمانی ہتھیاروں کا مقابلہ کرے جن سے مسلح ہوکر ہمارا امام میدان میں نکلا ہے۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی النبی الامین

عبد الکریم ۔ قادیان

۱۴ر جون ۱۹۰۲ء

بشپ صاحب لاہور کا انکار

لاہور کے لاٹ پادری نے اس درخواست مباحثہ سے انکار کیا جو حضرت مسیح کا واسطہ دیکر اہل اسلام کی ایک معزز جماعت نے انگریزی اردو میں چھپوا کر ان کے پاس بھیجی تھی۔ افسوس کی بات ہے کہ بشپ صاحب نے مسیح علیہ السلام کی قسم کا کچھ بھی لحاظ نہ کیا۔